اجمل الکلام فی عدم قراءت خلف الامام

تالیف لطیف۔امام الشاہ محمد اجمل قادری رضوی سنبھلی علیہ رحمہ

رد غیر مقلدین اہل حدیث وہابیہ نجدیہ غیر مقلدیہ

اجمل الکلام فی عدم القرأت خلف الامام

مسئلہ (۲۷۷)

کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

جس طرح الحمد پڑھنے والے لوگ امام کے پیچھے اپنے دلائل صریح وصاف حضرت ﷺ کی احادیث کے الفاظ سناتے ہیں اور معتبر معتبر احادیث کی کتابوں کے حوالے مستند علماء یہاں سے دیتے ہیں جن سے یقین کامل ہو جاتا ہے کہ الحمد پڑھنا مقتدی کو ضرور چاہئے بلا پڑھے نماز درست نہ ہوگی مثلا یہ حدیث پیش کرتے ہیں قال رسو الله ﷺ لا صلوة لمن لم یقراء بفاته الکتاب خلف الامام رواہ البیہقی کتاب القرأۃ ص ۴۷ وقال ھذا اسناد صیح (ترجمہ) یعنی فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ نہیں نماز ہوتی اس شخص کی جس نے امام کے پیچھے سورہ الحمد نہیں پڑھی روات یا اس حدیث کو امام بیہقی نے کتاب القرأت میں اور کہا سنا داس کی صحیح ہے لہٰذا مذہب حنفیہ میں جو متقدمین کو الحمد پڑھنے کی ممانعت ہے کس قاعدہ اور دلیل کی رو سے ہے امید ہے کہ جواب کافی ووافی ہونا چاہئے ورنہ ان لوگوں کے کہنے اور بتانے سے چند آدمی اس طرف متوجہ ہوئے جات ہیں۔ بینوا وتوجروا

الجواب

نحمده ونصلی ونسلم علی رسوله الکریم

ہندوستان میں امام کے الحمد پڑھنے والے بالعموم غیر مقلدین ہیں حضرات شافعیہ سے خطاب نہیں کہ وہ تو ایک امام کے مقلد ہیں بلکہ سارا خطاب غیر مقلدین ہی سے ہے ائمہ دین جن کے سینے میں علوم کے بحر مواج تھے انہوں نے کیسی کیسی عرق ریزیاں کیں اور محنتیں اٹھائیں تو اس مرتبہ کو پہنچے کہ آیت کریمہ اور احادیث شریفہ سے استنباط احکام کر سکیں غیر مقلدین کو آیات واحادیث سے استدلال کرنے کی کیا لیاقت ان بے خبر دان زمانہ کو تو ہنوز غالب وداغ کی اردو سمجھنے کا سلیقہ بھی نہیں۔ یہ معدن علوم تک کیونکر رسائی کر سکتے ہیں قرأت خلف امام ہی کا مسئلہ لیجئے اس میں جس قدر احادیث وارد ہیں اور جو حکم قرآنی ہے سب پر نظر رکھ کر فیصلہ کرنا آج تک نہ کسی غیر مقلد کو میسر ہونہ انشاء اللہ آئندہ اس کے مجبورا

وہ یہی کرتے ہیں کہ جو حدیث اس کے سامنے پیش کردی جائے اس کی ماننے ہی میں طرح طرح کے حیلے حوالے نکالیں خواہ وہ مسلم و بخاری ہی کی حدیث یوں نہ ہواور اپنے آپ بیہقی کی روات لے آئیں اوراس کو معتبر مانیں مجھ یہاں بیہقی پر جرح مقصود نہیں ہے۔ بلکہ ان کی خود مطلبی اور نفسانیت کا ایک نمونہ پیش کرتا ہے کہ جو شخص اپنے مطلب کے موافق سمجھ کر کسی حدیث کو بیہقی سے اخذ کرتا ہے اور بیہقی کی کتاب کو حدیث کی ایسی معتبر و مستند کتاب مانتا ہے کہ اگر اس کے مخالف کوئی حدیث کسی دوسری کتاب کی پیش کردی جائے تو اس میں کلام کرنے لگتا ہے یہ ہے غیر مقلدین کی نفسانیت العیاذ باللہ من شرور الانفس ۔ بیہقی ی یہی روایت جس سے سوال میں استنباط کیا غیر مقلدین جو روایت میں مفہوم مخالف کے قائل ہیں وہ اس کو کیا سمجھ کر پیش کر سکتے ہیں فصحاء کے کلام میں زیادت افادیت سے خالی نہیں ہوتی تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فصحاء کو کیا نسبت اب غیر مقلد بتائے کہ جس حدیث کو اپنے مدعی کے لے دلیل صاف وصریح بتا کر پیش کرتا ہے اس میں یا اتنے ہی الفاظ اس مطلب کے لئے کافی نہ تھے لا صلوۃ لمن یقراء بفاتہ الکتاب کیا اس سے متدل کے نزیدک فرضیت قرأت فاتحہ مستفاد نہ ہوتی تھی اور نہیں ہوتی تھی تو کیا لفظ غلف امام افادہ فرضیت کرتا ہے شائد یہ کوئی مسلوب الحواس کہے تو کہے کوئی عقل وہوش رکھنے والا نہ کہہ سکے گا اور اگر کہیں کہ لا صلوۃ لمن یقراء بفاتہ الکتاب سے ہی فرضیت ثابت ہوگئی تو سوال یہ ہے کہ لفظ خلف الامام کس فائدہ کے لئے آیا آیا مطلب ہے کہ امام کے پیچھے پڑھنے والے کی نماز تو بغیر فاتحہ پڑھے نہ ہوگی مگر خود امام اور منفردوں کی نمازیں بغیر فاتحہ کے بھی ہوجاتی ہیں حدیث نقل کردینا تو اسان مگر ذرا اس سمجھ کو بھی دیکھا یا یہ بات ہے کہ حدیث سمجھے یا نہ سمجھے لکن مسائل دین میں داخل کردینا اور ائمہ کی مخالفت کرنا روا ہو گیا پھر یہ بھی بتاؤ کہ لاصلوۃ لمن لم یقراء عبقا بفاتحہ الکتاب کا مطلب کیا ہے آیا یہ کہ جس نماز میں امام کے پیچھے فاتحہ نہیں پڑھی صرف وہی نماز ناجاز ہے جب تو بتاؤ کہ ایسا ہے اور اس چیز کی نفی کرتا ہے اور دلیل خصوص ہی یہ مطلب ہے کہ جس نے کبھی امام کے پیچھے فاتحہ ترک اسی عمر کی کوئی نماز ہی صحیح نہ رہی سب باطل ہوگئیں عمل ہی حبط ہوگئے اگر یہ کہو تو یا تم سے پہلے دنیا میں اور کوئی بھی اس کا قائل ہوا ہے اور پھر جن صحابہ نے امام کے پیچھے قرأۃ نہیں کی ان کی عمر بھر کی نمازیں یا ہوئیں اور پچھلی نمازیں جو تمام شرائط وادب کے ساتھ ادا کی گئیں تھیں ان کی صحت پہلی پر موقوف تھی یا ترک فاتحہ خلف الامام کفر موجوب حبط عمل ہے ہر بات دلیل معتبر سے کہو یہ اور بتادو کہ لاصلوۃ میں نفی حقیقت کی ہے یا صفت کی صحت کی ہے یا فضیلت کی بر تقدیر اول ثبوت فرضیت خبر واد محتمل المراد سے لازم فالازم باطل

فالمز لوم ثلثہ اور یہی غیر مقلدین کا مذہب ہے جیسا کہ الفاظ مندرجہ استفتاء سے ظاہر ہے اور الحمد پڑھنا مقتدی کو ضرور چاہے بلا پڑھے نماز درست نہ ہوگی۔

بر تقدیر ثانی فرضیت خلف الامام کس کے گھر سے آئیگی۔ پھر یہ بھی بتاؤ کہ فرضیت قرأۃ خلف الامام میں یہ حدیث مطلق ہے یا مقید خاص ہے یا عام۔ اگر خاص یا مقید ہے تو دلیل تقیید و تخصیص کیا ہے؟۔ نیز یہ کہ اس حدیث کی صحت محض بیہقی کی تصحیح سے بطور تقلید شخصی کافی ہے یا اس کی تحقیق کا اور کوئی ذریعہ ہے اور اگر ہے تو یا دریافت کرنے کی باتیں تو اور بھی بہت ہیں مگر ائمہ دین کی تقلید سے بھاگنے والوں کی قلعی انھیں دو چار باتوں میں کھل جائیگی اور پتہ چل جائیگا کہ کلام رسول اللہ ﷺ کے سمجھنے کے لئے ائمہ دین کی تقلید ضروری ہے۔ ورنہ حدیث جس کو غیر مقلد صریح کہتا ہے۔ عمر بھر کی غریبی میں بھی نہیں سمجھا جاسکے گا جب تک کہ ائمہ دین کی تقلید نہ کرے یا مقلدین سے دریوزہ گری نہ کرے۔ ان سب سے گذر کر میں یہ کہتا ہوں کہ جب کہ قرآن پاک میں رب العزت تبارک وتعالی نے فرمایا: فاذا قرء القرآن فا ستمعو اله وانصتوا یعنی جب قرآن پڑھا جائے تو اس کو سنو اور ساکت رہو۔

یہ آیت خاص اسی مسئلہ قرأت خلف الامام میں نازل ہوئی، تو اس کا عموم ہی حجت ہے۔ ایسی صاف وصریح آیت کو غیر مقلدین کیا حدیث سے منسوخ کرنا چاہتے ہیں۔ کیا تمہارے نزدیک آیت حدیث سے منسوخ ہوسکتی ہے۔ اور حدیث بھی خبر واحد اور وہ بھی ایسی جس کا مطلب غیر مقلدین کو سمجھنا دشوار۔ اب سنئے کہ اس آیت سے قرأت کے وقت سکوت کا وجوب صاف طور پر ثابت ہورہا ہے۔ پہلے تو میں آپ کو اسی بیہقی سے سنواؤں کہ یہ آیت کس معاملہ میں نازل ہوئی۔

امام بیہقی امام احمد سے نقل کرتے ہیں۔ قال اجمع النا س علی ان ھذہ الآ یة فی الصلو ۃ یعنی امام احمد نے فرمایا کہ لوگوں کا اس بات پر اجماع ہے کہ یہ آیت نماز کے باب مین نازل ہوئی۔ پھر انہیں بیہقی کی روایت سنو:

عن مجاھد قال کان علیه الصلو ۃ والسلام یقرأ فی الصلو ۃ فسمع قرأۃ فتی فنزل فاذا قریٔ القرآن فا ستمعو اله وانصتوا۔

یعنی مجاہد سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نماز میں قرأت فرماتے تھے تو ایک جوان انصاری کا پڑھا سنا تو یہ آیت نازل ہوئی، فاذاقری القرآن (الآیة)

ملاحظہ ہو کہ قرآن پاک کی آیت قرأت خلف الامام کے روکنے کیلئے نازل ہورہی ہے۔

ابن مردویہ اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں :

عن معاویة بن قوت قالت سالت بعض اشیا خنامن اصحاب رسول ﷺ احسبه قال عبد الله بن مغفل اکل من سمع القرآن وجب علیه الاستماع والانصات قال انما نزلت هذه الآیة و اذا قری القرآن فاستمعوا وانصتوا فی القراة خلف الامام ـ

یعنی معاویہ ابن قرہ نے کہا میں نے اصحاب رسول اللہ ﷺ میں سے اپنے بعض بزرگوں سے دریافت کیا، راوی کہتا ہے مجھے خیال ہے کہ معاویہ نے عبداللہ بن مغفل کا نام لیا، ان سے دریافت کیا کہ ہر کوئی جو قرآن سنے اسپر سننا اور خاموش رہنا واجب ہے۔ فرمایا یہ آیت نازل ہی ہوئی ہے قرآت خلف الامام میں۔

امام ابوالبرکات عبداللہ بن محمود نسفی اپنی تفسیر مدارک التنزیل میں فرماتے ہیں:

جمهور الصحابه رضی الله عنه عنهم علی انه فی استماع الموتم ـ

یعنی جمہور صحابہ کرام اس پر ہیں کہ یہ آیت مقتدی کے قرأت سننے اور خاموش رہنے کے باب میں نازل ہوئی۔

ابن مردویہ اور بیہقی نے روایت کیا ہے:

عن ابن عباس صلی النبی ﷺ فقراء خلفه قوم فخلطوا علیه فنزلت هذه الایة ـ

یعنی ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے کہ حضور انور ﷺ نے نماز پڑھائی قوم نے آپ کے پیچھے قرات کی اس سے آپ پر قرات میں خلط واقع ہوا تو یہ آیت نازل ہوئی۔

عبداللہ بن حمید اور ابوراسخ اور بیہقی ابوالعالیہ سے روایت کرتے ہیں۔ ان النبی ﷺ کان اذا صلی باصحابه قرأ فقرأمن اصحابه فنزلت ـ

یعنی جب حضور انور ﷺ نے اپنے اصحاب کو نماز پڑھائی اور قرات کی تو آپ کے اصحاب نے بھی قرات کی اسپر یہ آیت نازل ہوئی۔

الحمد اللہ عاقل منصف کیلئے مسئلہ تو فیصل ہوئیا کہ جب قرات خلف الامام کی ممانعت میں آیت نازل ہوئی اور آیت نے مقتدی پر خاموش رہنا واجب کیا اور اس پر جمہور صحابہ نے اجماع کیا تو اب مقتدی کیلئے قرأت ثابت کرنے کی ہر کوشش بیکار ہے کہ حدیث خبر واحد حکم قرآنی کو ہرگز ہرگز منسوخ نہیں کرسکتی، مقتدی کا امام کے پیچھے خاموش رہنا آیت کریمہ سے ثابت ہوگیا تو اس سے بڑھ کر اور کونسی دلیل

ہوگی جس سے غیر مقلدین کی تسکین ہو سکے۔ ضرورت تو نہیں ہے کہ مسئلہ میں طول کیا جائے مگر غیر مقلدین کے لئے احادیث سے بھی چند صاف وصریح تائیدات پیش کردیجائیں مولیٰ تعالیٰ انکو ہدایت فرمائے۔

چھ احادیث تو آیت کے ذیل میں مذکور ہوئیں اب مزید اور سنئے۔

حدیث (۷) مسلم شریف میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے: صلیٰ بنا رسول الله ﷺ صلوة الظهر او العصر فقال ايكم قرأخلقي بسبح اسم ربك الاعلىٰ فقال رجل: انا ولم اردبها الاالخير، قال: قد علمت ان بعضكم خالجنيها۔

(مسلم شریف مع شرح مطبوعہ مجتبائی دہلی باب نہی الماموم عن جہرہ بالقراۃ خلف امامہ صفحہ/۱۷۲۔ ج/۱)

یعنی ہم کو نبی ﷺ نے ظہر یا عصر کی نماز پڑھائی، فرمایا تم میں سے کسی نے میرے پیچھے سبح اسم ربك الا على پڑھا، ایک شخص نے عرض کیا: میں نے، اور میں نے سوائے خیر کے اور کچھ ارادہ نہیں کیا۔ فرمایا بیشک میں نے جانا کہ تمہارے بعض لوگ مجھ سے اس میں جھگڑا کرتے ہیں یعنی تم امام کے پیچھے قرأت نہ کرو۔

حدیث (۸) اسی مسلم شریف میں ایک طویل حدیث میں یہ الفاظ ہیں: واذا قرأفانصتوا،

(مسلم شریف، باب التشہد فی الصلوۃ ص ۱۷۴ ج ۱)

یعنی حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: جب امام قرأت کرے تو تم خاموش رہو۔

حدیث (۹) ترمذی شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے: ان رسول الله ﷺ انصرف من صلوة جهر فيها بالقرأة فقال هل قرأ معي احد منكم انفا ؟فقال رجل :نعم يارسول الله !قال :انى اقول مالى انازع القرآن قال فانتهى الناس عن القرأة مع رسول الله ﷺ فيما يجهر فيه رسول الله ﷺ من الصلوات بالقرأة حين سمعوا ذلك من رسول الله ﷺ۔ (ترمذی شریف مطبوعہ مجیدی کانپور باب ماجاء فی ترک القرأۃ خلف الامام ص ۵۰ ج ۱)

یعنی رسول اللہ ﷺ اس نماز سے فارغ ہوئے جس میں قرأت بالجہر پڑھی، فرمایا: کیا میرے ساتھ تم میں سے کسی نے ابھی قرأت کی؟ ایک شخص نے عرض کی ہاں یارسول اللہ! فرمایا میں کہتا ہوں مجھے کیا ہوا کہ مجھ سے قرآن میں جھگڑا کیا جاتا ہے، راوی نے کہا کہ لوگ حضور کے ساتھ قرأت کرنے سے

ان نمازوں میں باز رہے جن میں حضور جہر کے ساتھ قرأت فرماتے تھے جب سے یہ بات انہوں نے حضور اقدس ﷺ سے سنی۔

حدیث (۱۰) اسی ترمذی شریف میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے: من صلی رکعة لم یقرأ فیها بام القرآن فلم یصل الا ان یکون وراء الامام۔

(ترمذی شریف ص ۵ ج ۱)

یعنی جس نے نماز پڑھی اور اس میں سورۂ فاتحہ نہیں پڑھی تو اس نے نماز ہی نہیں پڑھی مگر جب امام کے پیچھے ہو۔ کہ اس میں سورۃ نہیں پڑھی جاتی۔

حدیث (۱۱) ابوداؤد میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انما جعل الامام لیؤتم به فاذا کبر فکبروا واذا قرأفانصتوا۔

(ابوداؤد شریف ض امطبوعہ مجتبائی دہلی، باب الامام یصلی من قعود ص ۹۶)

یعنی امام اس لئے بنایا گیا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے، تو جب امام تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب امام قرأت کرے تو تم خاموش رہو۔

حدیث (۱۲) اسی ابوداؤد شریف میں حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے: ان رسول الله ﷺ خطبنا فعلمنا وبین لنا سنتنا وعلمنا صلوتنا فقال اذا صلیتم فاقیموا صفوفکم ثم لیؤمکم احدکم فاذا کبر فکبروا واذا قرأفانصتوا۔

(ابوداؤد شریف ج ا ص ۱۴۶ باب التشہد مطبوعہ مذکور)

یعنی نبی کریم ﷺ نے خطبہ پڑھا تو ہمیں سکھایا اور سنت کا بیان کیا اور ہمیں نماز کا طریقہ تعلیم کیا اور فرمایا: جب تم نماز پڑھو تو اپنی صفوں کو سیدھا کرو، پھر تم میں سے ایک امامت کرے، پس جب امام تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب امام قرأت کرے تو تم خاموش رہو۔

حدیث (۱۳) ابوداؤد شریف میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے: ان رسول الله ﷺ انصرف من صلوة جهر فیها بالقرأة فقال هل قرأ معی احد منکم انفا فقال رجل: نعم یا رسول الله ﷺ، قال انی اقول مالی انازع القرآن، قال فانتهی الناس عن القرأة مع رسول الله ﷺ فیما فیه یجهر النبی ﷺ بالقرأة من الصلوات حین سمعوا ذلک من رسول الله ﷺ۔ (ابوداؤد شریف ض اباب من کره القرأة بفاتحة الکتاب اذا جهر الامام ص ۱۷۷)

یعنی حضور اقدس علیہ اس نماز میں جس میں قرأت بالجہر پڑھی جاتی ہے، فراغت کی تو فرمایا: کیا ابھی تم میں سے کسی نے میرے ساتھ قرأت کی؟ ایک شخص نے عرض کیا: ہاں یا رسول اللہ علیہ، حضور نے فرمایا: میں کہتا ہوں مجھے کیا ہو کہ میں قرأت میں منازعت کیا جاؤں، راوی نے کہا کہ لوگ حضور علیہ کے ساتھ قرأت کرنے سے ان نمازوں میں باز رہے جن میں حضور علیہ بالجہر قرأت کرتے تھے جب سے انہوں نے حضور علیہ سے یہ سنا۔

حدیث (۱۴) اسی ابوداؤد شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بطریق دیگر مروی :یقول صلی بنا رسول الله ﷺ صلوة نظن انها الصبح بمعناه الی قوله ما لی انازع القرآن۔

(ابوداؤد شریف ج ا ص مذکور)

یعنی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ علیہ نے نماز پڑھائی ،ہمیں خیال ہے کہ وہ صبح کی نماز تھی ،اور پھر اوپر کی حدیث کا پورا مضمون یہاں تک بیان کیا کہ مجھے کیا ہو کہ میں قرآن میں منازعت کیا جاؤں۔

حدیث (۱۵) اسی ابوداؤد شریف میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے :ان النبی ﷺ صلی الظهر فجاء رجل يقرأ خلفه بسبح اسم ربك الاعلیٰ فلما فرغ قال ايكم قرأ ؟قالوا: رجل ،قال :قد عرفت ان بعضكم خالجنيها۔

(ابوداؤد شریف ج ا باب من رأی القرأۃ اذا لم تجھر)

یعنی حضور نبی کریم علیہ نے ظہر کی نماز پڑھائی ،ایک شخص آیا اور اس نے آپ کے پیچھے "سبح اسم ربک الاعلیٰ" پڑھا، حضور علیہ جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: تم میں سے کس نے قرأت کی؟ لوگوں نے عرض کیا: ایک شخص نے ،فرمایا میں نے جانا کہ تم میں سے بعض نے مجھ سے قرأت میں منازعت کی۔

حدیث (۱۶) اسی ابو داؤد شریف میں انہیں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بطریق دیگر بالفاظ آخر مروی ہے :ان النبی ﷺ صلی بهم الظهر فلما انفتل قال :ايكم قرأ بسبح اسم ربك الاعلیٰ فقال :رجل انا يا رسول الله !فقال علمت ان بعضكم خالجنيها۔

(ابوداؤد شریف باب مذکور)

یعنی حضور نبی کریم علیہ نے لوگوں کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی ،تو جب حضور نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: تم میں سے کس نے سبح اسم ربک الاعلیٰ پڑھا؟ ایک شخص نے عرض کی میں نے ،فرمایا: میں

نے جانا تم میں سے بعض نے مجھ سے قرأت میں منازعت کی۔

حدیث (۱۷) ابن ماجہ شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے: قال رسول اللہ ﷺ: انما جعل الامام لیؤتم به فاذا کبر فکبروا واذا قرأ فانصتوا ،واذا قال غیر المغضوب علیهم ولا الضالین فقولو اآمین الحدیث۔

(ابن ماجہ ج امطبوعہ نظامی دہلی ص ۶۱ باب اذا قرأ الامام فانصتوا)

یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امام اسی لئے بنایا گیا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے ،تو جب امام تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب امام قرأت کرے تو تم خاموش رہو اور جب امام غیر المغضوب علیهم ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو۔

حدیث (۱۸) ابن ماجہ میں حضرت ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے: قال رسول الله ﷺ اذا قرأ الامام فانصتوا فاذا عند القعدة فلیکن اول ذکر احدکم التشهد۔

(ابن ماجہ ص مذکور)

یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب امام قرأت کرے تو تم خاموش رہو اور جب وہ قعدہ میں پہونچے تو تمہارا پہلا ذکر تشہد ہے۔

حدیث (۱۹) اسی ابن ماجہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے: صلی النبی ﷺ باصحابه صلوة اظن انها الصبح فقال هل قرأ منکم من احد ؟قال رجل :انا، قال انی اقول مالی انازع القرآن۔ (ابن ماجہ ص مذکور)

یعنی نبی ﷺ نے اپنے اصحاب کو نماز پڑھائی ، میں گمان کرتا ہوں کہ وہ صبح کی نماز تھی ،فرمایا: کیا تم میں سے کسی نے قرأت کی؟ ایک شخص نے عرض کی: میں نے ،فرمایا: میں کہتا ہوں کہ مجھے کیا ہو کہ میں قرآن میں منازعت کیا جاؤں۔

حدیث (۲۰) اسی ابن ماجہ میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے: قال رسول الله ﷺ: من کان له امام فقرأة الامام له قرأة۔ (ابن ماجہ ص مذکور)

یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کا امام ہو تو امام کا قرأت کرنا اس کا قرأت کرنا ہے۔

حدیث (۲۱) نسائی شریف میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے: صلی النبی ﷺ الظهر فقرأ رجل خلفه سبح اسم ربك الاعلیٰ ،قال رجل :انا ،قال قد علمت ان

بعضکم قد خالجنیھا ۔

(نسائی ج امطبوعہ انصاری دہلی ص ۹۳ باب ترک القرأۃ خلف الامام فیمالم تجھر فیہ)

یعنی نبی کریم ﷺ نے نماز ظہر پڑھائی تو حضور کے پیچھے ایک شخص نے سبح اسم ربک الاعلیٰ پڑھا، حضور نے بعد نماز فرمایا: کس نے سبح اسم ربک الاعلیٰ پڑھا؟ ایک شخص نے عرض کیا: میں نے، فرمایا: میں نے جانا کہ تمہارے بعض نے مجھ سے قرأت میں منازعت کی۔

حدیث (۲۲) اسی نسائی شریف میں انہیں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بطریق دیگر وبالفاظ آخر مروی ہے، ان النبی ﷺ صلی صلوۃ الظھر او العصر ورجل یقرأ خلفه فلما انصرف قال ایکم قرأ سبح اسم ربك الاعلیٰ ؟قال رجل من القوم انا، ولم اردھا الا الخیر فقال النبی ﷺ قد عرفت ان بعضکم قد خالجنیھا ۔

(نسائی شریف ص وباب مذکور)

یعنی حضور نبی کریم ﷺ نے نماز ظہر یا نماز عصر پڑھائی اور حضور ﷺ کے پیچھے ایک شخص نے قرأت کی، توجب حضور ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: تم میں سے کس نے سبح اسم ربک الاعلیٰ پڑھا؟ قوم میں سے ایک شخص نے کہا: میں نے، اور میں نے سوائے بھلائی کے اور کچھ ارادہ نہیں کیا، حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں نے جانا کہ تمہارے بعض نے مجھ سے قرأت میں منازعت کی۔

حدیث (۲۳) اسی نسائی شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے: ان رسول اللہ ﷺ انصرف من صلوۃ جھر فیھا بالقرأۃ فقال ھل قرأ معی احد منکم انفا، قال رجل نعم یا رسول اللہ !قال انی اقول مالی انازع القرآن ،

(نسائی ص مذکور)

یعنی رسول اللہ ﷺ اس نماز سے فارغ ہوئے جس میں جہری قرأت پڑھی جاتی ہے، فرمایا: کیا تم میں سے کسی نے میرے ساتھ ابھی قرأت کی؟ ایک شخص نے عرض کی: ہاں یا رسول اللہ میں نے، فرمایا: میں کہتا ہوں کہ مجھے کیا ہوا کہ میں قرآن میں منازعت کیا جاؤں۔

حدیث (۲۴) اسی نسائی شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے: قال رسول اللہ ﷺ: انما جعل الامام لیؤتم به فاذا کبر فکبروا واذا قرأ فانصتوا واذا قال سمع اللہ لمن حمدہ فقولوا اللھم ربنا لك الحمد ۔

(نسائی شریف ص مذکور باب تاویل قولہ عز وجل
واذا قرئ القرآن فاستمعوا له وانصتوا)

یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امام اسی لئے بنایا گیا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے، پس جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قرأت کرے تو تم خاموش رہو اور جب امام سمع الله لمن حمده کہے تو تم اللهم ربنا لك الحمد کہو۔

حدیث (۲۵) اسی نسائی شریف میں انہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بالفاظ دیگر مروی ہے: قال رسول ﷺ انما الامام لئیوتم به فاذا کبر فکبر وا واذا قرافانصتوا۔

(نسائی صفحہ و باب مذکور)

یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ امام اس لئے ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے۔ پس جب امام تکبیر کہے۔ تو تم بھی تکبیر کہو۔ اور جب امام قرات کرے تو تم خاموش رہو۔

حدیث (۲۶) اسی نسائی میں حضرت ابوداؤد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ وہ کہتے ہیں ۔سئل رسول الله ﷺ فی کل صلوۃ قرأۃ قال: نعم، قال رجل من الانصار وجبت هذه فالتفت الی وكنت اقرب القوم منه فقال ما اری الامام اذا ام القوم الا وقد كفاهم ۔

(نسائی شریف صفحہ مذکور باب اکتفاء الماموم بقراۃ الامام)

یعنی رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا۔ کیا ہر نماز میں قرات ہے۔ فرمایا: ہاں۔ انصار میں سے ایک شخص نے عرض کیا۔ کہ یہ قراۃ واجب ہوئی۔ تو میری طرف توجہ فرمائی اور میں قوم میں حضور سے زیادہ نزدیک تھا۔ فرمایا میں یہی جانتا ہوں۔ کہ جب امام قوم کی امامت کرتا ہے۔ تو ان کے لئے وہی کافی ہے۔

حدیث (۲۷) موطا امام مالک میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ من صلی رکعة لم یقرافیها بام القران فلم یصل الا وراء الامام۔

(موطا امام مالک مطبوعہ نظامی دہلی صفحہ ۲۱ باب ما جاء فی ام القرآن)

یعنی جس نے ایک رکعت نماز پڑھی۔ اور اس میں سورہ فاتحہ نہیں پڑھی۔ تو اس نے نماز ہی نہیں پڑھی مگر امام کے پیچھے۔

حدیث (۲۸) اسی موطا امام مالک میں ہے۔ ان عبد الله بن عمر كان اذا سئل هل يقرا

احد خلف الامام قال اذا صلی احد کم خلف الامام فحسبه قراة الامام واذا صلی وحده فلیقرا قال کان عبدالله بن عمر لا یقرا خلاف الامام۔

(موطا امام مالک باب ترک القراۃ خلف الامام فیما یجہر قبہ صفحہ ۲۲)

یعنی حضرت عبداللہ بن عمر سے جب سوال کیا جاتا کہ کیا کوئی شخص امام کے پیچھے قرات کرے تو فرماتے جب تمہارا کوئی شخص امام کے پیچھے نماز پڑھے۔تو اسے امام کا قرات کرنا کافی ہے اور جب تنہا نماز پڑھے تو قرات کرے۔راوی نے کہا کہ حضرت عبداللہ بن عمر امام کے پیچھے قرات نہیں کرتے تھے۔

حدیث (۲۹) اسی موطا امام مالک میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ان رسول الله ﷺ انصرف من صلوة جهر فيها بالقرأة فقال هل قراء معى منكم احد انفا فقال رجل نعم انا يا رسول الله فقال رسول الله ﷺ انى اقول سالى انازع القرآن فانتهىٰ الناس عن القرأة حين سمعوا ذلك من رسول الله ﷺ۔

(موطا امام مالک باب وصفحہ مذکور)

یعنی رسول اللہ ﷺ اس نماز سے فارغ ہوئے جس میں قرات بالجہر پڑھی جاتی تھی۔فرمایا کیا تم میں کسی نے میرے ساتھ ابھی قرأت کی۔ایک شخص نے عرض کیا: ہاں یارسول اللہ ﷺ! تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں کہتا ہوں کہ مجھے کیا ہو کہ میں قرآن میں منازعت کروں۔راوی نے کہا کہ لوگ حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ قرأت کرنے سے ان نمازوں میں باز رہے جن میں حضور بالجہر قرأت کرتے جب سے انہوں نے یہ رسول اللہ ﷺ سے سنا۔

حدیث (۳۰) جامع مسانید امام اعظم میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ان رسول الله ﷺ قال من كان له امام فقراة الامام له قراة۔

(جامع مسانید امام اعظم مطبوعہ مجلس دائرۃ المعارف حیدرآباد صفحہ ۳۳۱ جلد اول)

یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس کا امام ہو تو امام کا قرات کرنا اس کا قرات کرنا ہے۔

یہ حدیث بکثرت طرق مروی ہے۔

حدیث (۳۱) اسی جامع مسانید اعظم میں انہیں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بالفاظ دیگر مروی ہے۔ان رجلا قرأ خلف النبى ﷺ فى الظهر او فى العصر و او مى اليه رجل منها فلما انصرف قال: اتنهانى ان اقرا خلف رسول الله ﷺ فتذاكرا ذلك حتى سمع النبى ﷺ فقال

رسول الله ﷺ:من صلی خلف الامام فقراۃ الامام له قراۃ۔

(جامع مسانید امام اعظم صفحہ نمبر ۳۳۴ ج اول)

یعنی ایک شخص نے نبی ﷺ کے پیچھے نماز ظہر یا عصر میں قرات کی اس کو ایک شخص نے اشارہ سے منع کیا۔ تو جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو کہنے لگا کیا تو مجھ کو رسول اللہ ﷺ کے پیچھے قرات کرنے سے منع کرتا ہے یہاں تک کہ نبی کریم ﷺ نے ان دونوں کی یہ گفتگو سنی تو حضور نے فرمایا جس نے امام کے پیچھے نماز پڑھی تو امام کا قرأت کرنا اس کا قرأت کرنا ہے۔

یہ حدیث بھی بطرق کثیرہ مروی ہے۔

حدیث (۳۲) اسی جامع مسانید امام اعظم میں انہیں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بالفاظ دیگر مروی ہے: قال :صلی رسول الله ﷺ بالناس فقرأ رجل خلفه فلما قضی الصلوۃ قال ایکم قرأ خلفی ثلاث مرات فقال رجل انا یا رسول الله !فقال من من صلی خلف الامام فان قرأۃ الامام له قرأۃ ۔ (جامع مسانید امام اعظم ص ۳۳۷ ج ا)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی، ایک شخص نے آپ کے پیچھے قرأت کی، جب حضور ﷺ نے نماز پوری فرمائی تو فرمایا: تم میں میرے پیچھے کس نے قرأت کی؟ یہ تین مرتبہ فرمایا، تو ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ میں نے قرأت کی، تو حضور ﷺ نے فرمایا: جو امام کے پیچھے نماز پڑھے تو بیشک امام کا قرأت کرنا اسی کا قرأت کرنا ہے۔

یہ بھی چند طرق سے مروی ہے۔

حدیث (۳۳) اسی جامع مسانید امام اعظم میں انہیں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بالفاظ دیگر مروی ہے: انصرف النبی ﷺ من صلاۃ الظهر و العصر فقال من قرأ منکم سبح اسم ربك الاعلیٰ فسکت القوم حتی سأل عن ذلك مرارا فقال رجل من القوم انا یا رسول الله !فقال :رأیتك تناز عنی او تخالجنی القرآن ۔ (جامع مسانید امام اعظم ص ۳۳۸ ج ا)

یعنی حضور نبی کریم ﷺ نماز ظہر یا نماز عصر سے فارغ ہوئے تو فرمایا: تم میں سے کسی نے سبح اسم ربک الاعلیٰ پڑھا، تو سب لوگ ساکت رہے یہانتک کہ حضور ﷺ نے یہ بار بار دریافت فرمایا، تو قوم میں سے ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے پڑھا، حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا: میں نے تجھے جانا کہ تو مجھ سے قرآن میں منازعت کرتا ہے۔

اس حدیث کے بھی چند طریق بیان کئے گئے ہیں۔

حدیث (۳۴) اسی جامع مسانید امام اعظم میں ہے: ان عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنهلم یقرأ خلف الامام لا فی الر کعتین الاو لیین ولا فی غیرهما ۔

(جامع مسانید امام اعظم ص ۳۱۰ ج ا)

یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ امام کے پیچھے قرأت نہ کرتے، نہ پہلی دونوں رکعتوں میں اور نہ ان کے غیر میں۔

حدیث (۳۵) اسی جامع مسانید امام اعظم میں ہے: لا یقرأ علقمة خلف الامام حرفا لا فیما یجهر فیه ولا فیما لا یجهر فیه ولا یقرأ فی الاولیین بام الکتاب ولا غیر ها خلف الامام ولا اصحاب عبد الله جمیعا ۔

(جامع مسانید امام اعظم ص ۳۱۰ ج ا)

یعنی حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ امام کے پیچھے کوئی حرف نہیں پڑھتے تھے، نہ ان نمازوں میں جن میں قرأت بالجہر پڑھی جاتی ہے اور نہ ان نمازوں میں جن میں بالجہر نہیں پڑھی جاتی، اور انہوں نے امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ نہ آخر کی دو رکعتوں میں پڑھی اور نہ ان کے غیر میں اور نہ اصحاب عبداللہ نے۔

حدیث (۳۶) مسند امام احمد میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے: ان رسول الله ﷺ قال: من کان له امام فقرأة الامام له قرأة۔

یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کا امام ہو تو امام کا قرأت کرنا اس کا قرأت کرنا ہے۔

حدیث (۳۷) مسند امام احمد میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے: صلی رسول الله ﷺ باصحابه صلوة اظن انها الصبح فقال هل قرأ منکم من احد؟ قال رجل: انا، قال: انی اقول مالی انازع القرآن ۔

یعنی رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب کے ساتھ ایک نماز پڑھی، مجھے خیال ہے کہ وہ نماز صبح تھی، فرمایا: کیا تم میں سے کسی نے قرأت کی؟ ایک شخص نے عرض کیا: میں نے، فرمایا: میں کہتا ہوں کہ مجھے کیا ہوا کہ میں قرآن میں منازعت کیا جاؤں۔

حدیث (۳۸) مسند امام احمد میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے: لا صلوة الا بقرأة فاتحة الکتاب فی کل رکعة الا وراء الامام ۔

یعنی نماز کی ہر بغیر سورۂ فاتحہ پڑھے کامل نہیں ہوتی مگر جب امام کے پیچھے ہو۔

حدیث (۳۹) دار قطنی میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے: ان رسول اللہ ﷺ قال :من کان له امام فقرأة الامام له قرأة۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: جس کا امام ہوتو امام کا قرأت کرنا اس کا قرأت کرنا ہے۔

حدیث (۴۰) اسی دار قطنی میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے: قال رسول الله ﷺ: یکفیك قرأة الامام خافتاو جهرا ۔ یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تجھے امام کی قرأت کافی ہے، سری ہو یا جہری۔

حدیث (۴۱) اسی دار قطنی میں حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں: من قرأ خلف الامام فقد اخطأ الفطرة ۔

یعنی جس نے امام کے پیچھے قرأت کی تو اس نے فطرت سے خطا کی۔

حدیث (۴۲) اسی دار قطنی میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: انما جعل الامام لیؤتم به فاذا کبر فکبروا واذا قرأ فانصتوا۔

یعنی امام اس لئے بنایا گیا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے، پس جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب امام قرأت کرے تو تم خاموش رہو۔

حدیث (۴۳) اسی دار قطنی میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے: کان النبی ﷺ یصلی بالناس ورجل یقرأ خلفه فلما فرغ قال من ذا الذی یخالجنی سورة کذا فنهاهم عن القرأة۔

یعنی حضور نبی کریم ﷺ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے، ایک شخص نے حضور کے پیچھے قرأت کی جب حضور ﷺ فارغ ہوئے تو فرمایا: کون ہے جس نے فلاں سورت کے ساتھ مجھ سے منازعت کی تو حضور ﷺ نے انہیں امام کے پیچھے قرأت کرنے سے منع فرمادیا۔

حدیث (۴۴) اسی دار قطنی میں حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے: قال رجل أقرأ خلف الامام او انصت ؟قال بل انصت فانه یکفیك ۔

یعنی ایک شخص نے حضور حضور نبی کریم ﷺ سے عرض کیا: میں امام کے پیچھے قرأت کروں یا خاموش رہوں؟ حضور ﷺ نے فرمایا: بلکہ خاموش رہو کہ تجھے یہی کافی ہے۔

حدیث (۴۵) اسی دار قطنی میں حضرت شعبی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے: ان النبی ﷺ قال: لا قرأة خلف الامام ۔ یعنی حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: امام کے پیچھے قرأت نہیں۔

حدیث (۴۶) طبرانی نے اپنی معجم اوسط میں حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی: قال رسول اللہ ﷺ: من کان له امام فقرأة الامام له قرأة۔ یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کا امام ہو تو امام کا قرأت کرنا اس کا قرأت کرنا ہے۔

حدیث (۴۷) صحاح ستہ کے ائمہ سے امام بخاری، امام مسلم، امام ابو داؤد اور امام ابن ماجہ ان سب کے استاذ حضرت ابو بکر ابن ابی شیبہ اپنی مصنف میں حضرت علقمہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی کہ: ان عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کان لا یقرأ خلف الامامفیما یجهر ولا فیما یخافت فیه واذا صلیٰ وحده قرأ فی الاولیین بفاتحة الکتاب وسورة ولم یقرأ فی الاخریین سورة۔

یعنی حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ امام کے پیچھے قرأت نہیں کرتے تھے، نہ ان نمازوں میں جن میں جہر کیا جاتا ہے اور ان نمازوں میں جن میں آہستہ پڑھا جاتا ہے، اور جب تنہا پڑھتے تو پہلی دو رکعتوں میں فاتحہ پڑھتے اور ساتھ میں سورت بھی، اور پچھلی دونوں رکعتوں میں کوئی سورت نہیں ملاتے۔

حدیث (۴۸) اسی مصنف ابن ابی شیبہ میں حضرت جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: من کان له امام فقرأته له قرأة ۔ یعنی جس شخص کے لئے امام ہو تو اس امام کا قرأت کرنا اسی کا قرأت کرنا ہے۔

حدیث (۴۹) اسی مصنف ابن ابی شیبہ میں انہیں حضرت جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ: قال لا یقرأ خلف الامام ۔ یعنی حضرت جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: کہ امام کے پیچھے قرأت نہ کرے۔

حدیث (۵۰) اسی مصنف ابن ابی شیبہ میں حضرت علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم سے مروی ہے: قال من قرأ خلف الامام فقد اخطأ الفطرة ۔ یعنی حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: جس نے امام کے پیچھے قرأت کی تو اس نے فطرت سے خطا کی۔

حدیث (۵۱) اسی میں ابو وائل رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے: جاء رجل الی عبد اللہ

فقال اقرأ خلف الامام فقال :ان فی الصلوۃ شغلا و سیکفیك قرأۃ الامام ۔ یعنی ایک شخص حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: کہ امام کے پیچھے قرأت کروں؟ تو فرمایا: نماز میں یہ ایک شغل ہے اور تجھے امام کا قرأت کرنا کافی ہے۔

حدیث (۵۲) مؤطا امام محمد میں وہب بن کیسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ :انہ سمع جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول :من صلی رکعۃ لم یقرأ فیھا بام القرآن فلم یصل الا وراء الامام ۔ (مؤطا امام محمد مصطفائی باب القرأۃ فی الصلوۃ خلف الامام ص ۹۳)

یعنی وہب نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، وہ فرماتے ہیں: کہ جس نے ایک رکعت پڑھی اور اس میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھی تو اس نے نماز ہی نہ پڑھی مگر جب امام کے پیچھے ہو۔

حدیث (۵۳) اسی مؤطا امام محمد میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ :قال رسول اللہ ﷺ:من صلی خلف الامام فان قرأۃ الامام لہ قرأۃ ۔

(مؤطا امام محمد باب مذکور ص ۹۶)

یعنی حضور انور ﷺ نے فرمایا: کہ جس نے امام کے پیچھے نماز پڑھی تو بیشک امام کا قرأت کرنا اسی کا قرأت کرنا ہے۔

حدیث (۵۴) اسی مؤطا امام محمد میں ہے:عن وائل قال سئل عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن القرأۃ خلف الامام ،قال انصت فان فی الصلوۃ شغلا و سیکفیك ذالك الامام ۔ (مؤطا امام محمد باب مذکور ص ۹۶)

یعنی حضرت وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے قرأت خلف الامام کا مسئلہ دریافت کیا گیا تو فرمایا خاموش رہو یعنی امام کے پیچھے قرأت نہ کرو، بیشک نماز میں یہ ایک شغل ہے اور امام کا قرأت کرنا تیرے لئے کافی ہے۔

حدیث (۵۵) اسی موطا امام محمد میں ہے:ان عبد اللہ بن مسعود کان لا یقرأ خلف الا مام فی ما یجھر فیہ لا فی الا ولیین ولا فی الا خرین ۔

(موطا امام محمد باب مذکور ص ۹۶)

یعنی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ امام کے پیچھے قرأت نہ کرتے تھے، نہ جہری نماز میں نہ سری نماز میں نہ پہلی دو رکعتیں میں نہ پچھلی دو رکعت میں۔

حدیث (۵۶) اسی موطا امام محمد میں ہے: عن نافع عن ابن عمر قال :اذا صلی احد کم خلف الا م فحسبه قرأة الا مام و اذا صلی وحده فلیقرأ قال: و کا ن عبد الله بن عمر لا یقرأ خلف الا مام۔ (موطا امام محمد باب مذکور ص ۹۳)

یعنی حضرت نافع سے مروی کہ حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ جب تمہارا کوئی شخص امام کے پیچھے نماز پڑھے تو اسے امام کا قرأت کا کرنا کافی ہے۔ اور جب تنہا نماز پڑھے تو قرأت کرے۔ راوی نے کہا کہ عبداللہ بن عمر امام کے پیچھے قرأت نہیں کرتے تھے۔

حدیث (۵۷) اسی موطا امام محمد میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے :ان رسول الله ﷺ انصرف من صلوة جهر فيها بالقرأة فقال هل قرأ معی منکم من احد فقال رجل انا يا رسول الله !قال فقال انی اقول مالی انازع القرآن فانتهى الناس عن القرأة مع رسول الله ﷺ فيما جهر به من الصلوة حين سمعوا ذلك۔

(موطا امام محمد مصطفائی باب القرأۃ فی الصلوۃ خلف الامام ص ۹۳)

یعنی رسول اللہ ﷺ اس نماز سے فارغ ہوئے جس میں قرأت بالجہر ہوتی ہے، فرمایا: کیا تم میں سے کسی نے میرے ساتھ قرأت کی؟ ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ میں نے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں: کہ حضور نے فرمایا؛ میں کہتا ہوں کہ مجھے کیا ہوا کہ میں قرآن میں منازعت کیا جاؤں، تو لوگ حضور ﷺ کے ساتھ جہری نمازوں میں قرأت سے باز رہے جب سے انہوں نے یہ سنا۔

حدیث (۵۸) اسی موطا امام محمد میں نافع سے مروی ہے: ان ابن عمر كان اذا سئل هل يقرأ احد مع الامام قال اذا صلى احد كم مع الامام فحسبه قرأة الامام و كا ن ابن عمر لا يقرأ مع الامام۔ (موطا امام محمد باب مذکور ص ۹۳)

یعنی جب حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا گیا کہ کیا کوئی امام کے ساتھ قرأت کرے تو فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص امام کے ساتھ نماز پڑھے تو اس کو امام کا قرأت کرنا کافی ہے اور ابن عمر امام کے ساتھ قرأت نہیں کرتے تھے۔

حدیث (۵۹) اسی موطا امام محمد میں ہے: عن ابن عمر قال :من صلى خلف الامام كفته قرأته۔ (موطا امام محمد باب مذکور ص ۹۴)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ وہ فرماتے ہیں جس نے امام کے پیچھے نماز

پڑھی تو اسے امام کی قرأت کافی ہے۔

حدیث (۶۰) اسی موطا امام محمد میں ہے: عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما انہ سئل عن القرأۃ خلف الامام قال تکفیک قرأۃ الامام۔ (موطا امام محمد باب مذکور ص ۹۴)

انہیں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ان سے قرأت خلف الامام کا مسئلہ پوچھا گیا تو فرمایا: تجھ کو امام کی قرأت کافی ہوگی۔

حدیث (۶۱) اسی موطا امام محمد میں ہے: عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال انصت للقرأۃ فان فی الصلوۃ شغلا و سیکفیک الامام۔ (موطا امام محمد باب مذکور ص ۹۸)

یعنی حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ وہ فرماتے ہیں: تو قرأت کے لئے خاموش ہو، بیشک نماز میں ایک شغل اور تجھے امام کافی ہے۔

حدیث (۶۲) اسی موطا امام محمد میں حضرت عبد اللہ بن شداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا: ام رسول اللہ فی العصر قال فقرأ رجل خلفہ فغمزہ الذی یلیہ فلما صلی قال لم غمزتنی ؟قال: کان رسول اللہ ﷺ قدامك فکرھت ان تقرأ خلفہ فسمع النبی ﷺ فقال: من کان لہ امام فان قرأتہ لہ قرأۃ۔ (موطا امام محمد باب مذکور ص ۹۸)

یعنی رسول اللہ ﷺ نے نماز عصر میں امامت فرمائی، راوی نے کہا کہ ایک شخص نے حضور ﷺ کے پیچھے قرأت کی تو اس کے پڑوسی نے اس کو اشارہ سے روکا تو جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو اس نے پڑوسی سے، کہا کہ تو نے مجھے اشارہ سے کیوں روکا تو اس نے جواب دیا کہ حضور ﷺ تیرے آگے تھے تو میں نے تیری حضور کے پیچھے قرأت کو مکروہ جانا، تو اس کو نبی ﷺ نے سنا اور فرمایا: جس کے لئے امام ہو تو بیشک اس امام کا قرأت کرنا اسی کا قرأت کرنا ہے۔

حدیث (۶۳) اسی موطا امام محمد میں ہے: عن علقمۃ بن قیس قال: لان اعض علی جمرۃ احب الی من ان اقرأ خلف الامام۔ (موطا امام محمد باب مذکور ص ۹۸)

یعنی حضرت علقمہ ابن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: مجھے آگ کی چنگاری کو منہ میں لینا امام کے پیچھے قرأت کرنے سے زیادہ پسند ہے۔

حدیث (۶۴) اسی موطا امام محمد میں ہے: عن ابراھیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان اول من قرأ خلف الامام رجل اتھم۔ (موطا امام محمد ص ۹۸)

یعنی حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: امام کے پیچھے سب سے پہلے جس نے قرأت کی وہ متہم شخص تھا۔

حدیث (۶۵) اسی مؤطا امام محمد میں ہے: ان سعدا قال: وددت ان الذی یقرأ خلف الامام فی فیہ جمرۃ۔ (موطا امام محمد ص ۹۸)

یعنی حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں پسند کرتا ہوں کہ جو امام کے پیچھے قرأت کرے اس کے منہ میں چنگاری ہو۔

حدیث (۶۶) اسی مؤطا امام محمد میں ہے: ان عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: لیت فی فم الذی یقرأ خلف الامام حجرا۔ (مؤطا امام محمد ص ۹۸)

یعنی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کاش کہ امام کے پیچھے پڑھنے والے کے منہ میں پتھر ہوتا۔

حدیث (۶۷) اسی مؤطا امام محمد میں ہے: ان زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: من قرأ خلف الامام فلا صلوۃ لہ۔ (مؤطا امام محمد ص ۱۰۰)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جس نے امام کے پیچھے قرأت کی تو اس کی نماز نہیں۔

حدیث (۶۸) شرح معانی الآثار معروف طحاوی میں ہے: عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان رسول اللہ ﷺ انصرف من صلوۃ جہر فیہا بالقرأۃ فقال ہل قرأ منکم معی احد انفا؟ فقال رجل نعم یا رسول اللہ! فقال رسول اللہ ﷺ: انی اقول مالی انازع القرآن، قال فانتہی الناس عن القرأۃ مع رسول اللہ ﷺ فیما جہر فیہ رسول اللہ ﷺ بالقرأۃ من الصلوات حین سمعوا ذلک منہ۔ (طحاوی مطبوعہ لاہور ص ۱۲۸ باب القرأۃ خلف الامام)

یعنی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اس نماز سے فارغ ہوئے جس میں قرأت بالجہر ہوتی ہے فرمایا: کیا تم میں سے ابھی میرے ساتھ کسی نے قرأت کی؟ ایک شخص نے عرض کیا: ہاں یا رسول اللہ! تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں کہتا ہوں کہ مجھے کیا ہوا کہ مین قرآن میں منازعت کیا جاؤں، راوی نے کہا کہ لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ قرأت کرنے سے ان نمازوں میں باز رہے جن میں رسول اللہ ﷺ قرأت بالجہر فرماتے تھے جب سے لوگوں نے حضور ﷺ سے یہ سنا۔

حدیث (۶۹) اسی طحاوی شریف میں ہے: عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله ﷺ: انما جعل الامام لیؤتم به فاذاقرأفانصتوا۔

(طحاوی مطبوعہ لاہور ص ۱۲۸ باب القرأۃ خلف الامام)

یعنی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امام اس لئے بنایا گیا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے تو جب امام قرأت کرے تو تم خاموش رہو۔

حدیث (۷۰) اسی طحاوی شریف میں ہے: عن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنه قال: کانوا یقرؤن خلف النبی ﷺ فقال خلطتم علی القرأة۔

(طحاوی مطبوعہ لاہور ص ۱۲۸ باب القرأۃ خلف الامام)

یعنی حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کہ لوگ حضور نبی کریم ﷺ کے پیچھے قرأت کرتے تھے تو حضور ﷺ نے فرمایا: تم نے مجھ پر قرأت خلط کردی۔

حدیث (۷۱) اسی طحاوی شریف میں ہے: عن جابر رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان النبی ﷺ قال: من کان له امام فقرأة الامام له قرأة۔

(طحاوی مطبوعہ لاہور ص ۱۲۸ باب القرأۃ خلف الامام)

یعنی حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص کا امام ہو تو امام کا قرأت کرنا اسی کا قرأت کرنا ہے۔

حدیث (۷۲) اسی طحاوی شریف میں ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے انہیں الفاظ اور مضمون کے ساتھ مروی ہے۔ (طحاوی مطبوعہ لاہور ص ۱۲۸ باب القرأۃ خلف الامام)

حدیث (۷۳) اسی طحاوی شریف میں ہے: عن جابر رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان النبی ﷺ قال: من صلی رکعة فلم یقرأ فیها بام القرآن فلم یصل الا وراء الامام۔

(طحاوی مطبوعہ لاہور ص ۱۲۸ باب القرأۃ خلف الامام)

یعنی حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے ایک رکعت پڑھی اور اس میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھی تو اس نے نماز ہی نہ پڑھی مگر امام کے پیچھے۔

حدیث (۷۴) اسی طحاوی شریف میں ہے: عن انس رضی الله تعالیٰ عنه قال: صلی رسول الله ﷺ ثم اقبل بوجهه فقال: اتقرؤن والامام یقرأ فسکتوا فسألهم ثلاثا فقالوا انا

لنفعل قال فلا تفعلوا ۔ (طحاوی مطبوعہ لاہور ص ۱۲۸ باب القرأۃ خلف الامام)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھائی پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: کیا تم لوگ قرأت کرتے ہو اور امام بھی قرأت کر رہا ہے تو لوگ چپ رہے یہاں تک کہ حضور ﷺ نے ان سے تین مرتبہ سوال کیا تو بولے بیشک ہم نے قرأت کی، حضور ﷺ نے فرمایا: تم قرأت نہ کرو۔

حدیث (۷۵) اسی طحاوی شریف میں ہے: قال علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ: من قرأ خلف الامام فلیس علی الفطرۃ۔ (طحاوی مطبوعہ لاہور ص ۱۲۸ باب القرأۃ خلف الامام)

یعنی حضرت مولی علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جس شخص نے امام کے پیچھے قرأت کی تو وہ فطرت پر نہیں۔

حدیث (۷۶) اسی طحاوی شریف میں ہے: عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :انصت للقرأۃ فاب فی الصلوۃ شغلا و سیکفیک ذلک الامام۔

(طحاوی مطبوعہ لاہور ص ۱۲۸ باب القرأۃ خلف الامام)

یعنی حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: خاموش رہو یعنی امام کے پیچھے قرأت نہ کرو بیشک نماز مین یہ ایک شغل ہے اور امام تجھے کافی ہے۔

حدیث (۷۷) اسی طحاوی شریف میں ہے: عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہقال : لیت الذی یقرأ خلف الامام ملئ فوہ ترابا۔

(طحاوی مطبوعہ لاہور ص ۱۲۹ باب القرأۃ خلف الامام)

یعنی حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کاش کہ جو شخص امام کے پیچھے قرأت کرے اس کا منہ خاک سے بھر دیا جائے۔

حدیث (۷۸) اسی طحاوی شریف میں ہے: عن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ سأل عبد اللہ بن عمر وزید بن ثابت وجابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم فقالوا: لا تقرأ خلف الامام فی شی من الصلوات ۔

(طحاوی مطبوعہ لاہور ص ۱۲۹ باب القرأۃ خلف الامام)

یعنی حضرت عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نےعبد اللہ بن عمر وزید بن ثابت وجابر بن عبد اللہ رضی اللہ

تعالیٰ عنھم سے قرأت خلف الامام کا مسئلہ دریافت کیا تو ان ہر سہ حضرات نے جواب دیا کہ نمازوں میں سے کسی نماز میں امام کے پیچھے قرأت نہ کرو۔

حدیث (۷۹) اسی طحاوی شریف میں ہے: عن ابی حمزة رضی الله تعالیٰ عنه قال :قلت لابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما اقرأ و الامام بین یدی فقال :لا۔

(طحاوی مطبوعہ لاہور ص ۱۲۹ باب القرأۃ خلف الامام)

یعنی حضرت ابوحمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے عرض کیا: کہ میں نماز میں قرأت کرسکتا ہوں اور امام آگے موجود ہو تو فرمایا: نہیں۔

حدیث (۸۰) اسی طحاوی شریف میں ہے: عن نافع رضی الله تعالیٰ عنه قال :ان عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما كان اذا سئل هل يقرأ احد خلف الامام يقول :اذا صلى احدكم خلف الامام فحسبه قرأة الامام و كان عبد الله بن عمر لا يقرأ خلف الامام۔

(طحاوی مطبوعہ لاہور ص ۱۲۹ باب القرأۃ خلف الامام)

یعنی جب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا جاتا کہ کیا امام کے پیچھے کوئی قرأت کرے تو فرماتے جب تمہارا کوئی شخص امام کے کے پیچھے نماز پڑھے تو امام کا قرأت کرنا کافی ہے ،اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما امام کے پیچھے قرأت نہیں کرتے تھے۔

حدیث (۸۱) سنن کبریٰ بیہقی شریف میں ہے :عن ابی موسی الاشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال :ان رسول الله ﷺ كان يعلمنا اذا صلى بنا فقال :انما جعل الامام ليؤتم به فاذا كبر فكبروا و اذا قرأ فانصتوا ۔

(السنن الکبریٰ معروف بہ بیہقی شریف مطبوعہ دائرۃ المعارف عثمانیہ حیدرآباد ص ۱۵۶ ج ۲)

باب من قال یترک الماموم القرأۃ فیما جھر فیھا الامام بالقرأۃ)

یعنی حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ جب ہمیں نماز پڑھاتے تو ہمیں تعلیم کرتے اور فرماتے کہ امام اسی لئے بنایا گیا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے ،تو جب امام تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب امام قرأت کرے تو تم خاموش رہو۔

حدیث (۸۲) اسی سنن کبریٰ بیہقی شریف میں ہے: عن ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال :ان النبی ﷺ قال :انما جعل الامام ليؤتم به فلا تختلفوا عليه فاذا كبر فكبروا و اذا قرأ فا

نصتوا و اذا قال غیر المغضوب علیهم و لا الضالین فقولوا آمین۔

(السنن الکبریٰ معروف بہ بیہقی شریف مطبوعہ دائرۃ المعارف عثمانیہ حیدرآباد ص ۱۵۶ ج ۲ باب من قال یترک المأموم القرأۃ فیما جهر فیها الامام بالقرأۃ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: امام اسی لئے بنایا گیا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے تو تم امام سے اختلاف نہ کرو، اور جب امام تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب امام قرأت کرے تو تم خاموش رہو اور جب انام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو۔

حدیث (۸۳) اسی سنن کبریٰ بیہقی شریف میں ہے: عن ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان النبی ﷺ ان النبی ﷺ انصرف من صلوة جهر فیها با لقرأة فقال هل قرأ معی احد منكم انفا فقالرجل نعم یا رسول الله! قال انی اقول ما لی انازع القرآن قال فانتهی الناس عن القرأة مع رسول الله ﷺ فیما جهر فیه النبی ﷺ بالقرأة من الصلوات حین سمعوا ذلك من رسول الله ﷺ۔ (السنن الکبریٰ معروف بہ بیہقی شریف مطبوعہ دائرۃ المعارف عثمانیہ حیدرآباد ص ۱۵۶ ج ۲ باب من قال یترک المأموم القرأۃ فیما جهر فیها الامام بالقرأۃ)

یعنی حضور نبی کریم ﷺ اس نماز سے فارغ ہوئے جس میں جہری قرأت پڑھی جاتی ہے۔ فرمایا کیا تم میں سے کسی نے میرے ساتھ ابھی قرأت کی ایک شخص نے عرض کی ہاں یا رسول اللہ فرمایا میں کہتا ہوں کہ مجھے کیا ہوا کہ میں قرآن میں منازعت کروں۔ راوی نے کہا کہ لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ قرأت کرنے ان نمازوں میں باز رہے جن میں حضور قرأت نہ کرتے جب سے انہوں نے یہ رسواللہ ﷺ سے سنا۔

حدیث (۸۴) اسی سنن کبریٰ بیہقی شریف میں ہے: عن عبد الله بن بحينة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله ﷺ: هل قرأ احد منكم انفا فی الصلوة ؟ قالوا نعم، قال: انی اقول ما لی انزر القرآن فانتهی الناس عن القرأة حین قال ذلك۔

(السنن الکبریٰ معروف بہ بیہقی شریف مطبوعہ دائرۃ المعارف عثمانیہ حیدرآباد ص ۱۵۸ ج ۲)

یعنی حضرت عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم میں سے کسی نے ابھی نماز میں قرأت کی؟ لوگوں نے عرض کیا: ہاں، فرمایا: میں کہتا ہوں کہ مجھے کیا ہوا

کہ قرآن میں منازعت کیا جاؤں، تو لوگ جب سے حضور علیہ نے فرمایا قرأت کرنے سے باز رہے۔

حدیث (۸۵) اسی سنن کبریٰ بیہقی شریف میں ہے: عن جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان النبی صلى الله عليه وسلم صلیٰ و کان من خلفه یقرأفجعل رجل من اصحاب النبی صلى الله عليه وسلم ینهاه عن القرأة فی الصلوة فلما انصرف اقبل علیه الرجل فقال: اتنهانی عن ا؛قرأة خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم فتنازعا حتی ذکر ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقال النبی صلى الله عليه وسلم: من صلی خلف الامام فان قرأة الامام له قرأة۔

(السنن الکبریٰ معروف بہ بیہقی شریف مطبوعہ دائرۃ المعارف عثمانیہ حیدر آباد ص ۱۵۹ ج ۲ باب من قال لایقرأ خلف الامام علی الاطلاق)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم علیہ نے نماز پڑھائی اور آپ کے پیچھے ایک شخص قرأت کرتا تھا، تو حضور علیہ کے اصحاب میں سے ایک صحب اس کو نماز میں قرأت کرنے سے منع کرنے لگے تو جب وہ شخص نماز سے فارغ ہوا تو ان صحابی کی طرف متوجہ ہو کر بولا کیا تم نی مجھے رسول اللہ علیہ کے پیچھے قرأت کرنے سے منع کیا؟ تو انہوں نے جھگڑا کیا یہاں تک کہ حضور نبی کریم علیہ سے اس کا ذکر کیا تو حضور اکرم علیہ نے فرمایا: جو امام کے پیچھے نماز پڑھے تو بیشک امام کا ورأ تکرنا اسی کا قرأت کرنا ہے۔

حدیث (۸۶) اسی سنن کبریٰ بیہقی شریف میں ہے: عن عبد الله بن شداد رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من کا ن له امام فان قرأة الامام له قرأة۔

(السنن الکبریٰ معروف بہ بیہقی شریف مطبوعہ دائرۃ المعارف عثمانیہ حیدر آباد ص ۱۵۹ ج ۲ باب مذکور)

حضرت عبد اللہ بن شداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ نے فرمایا: جس کے لئے امام ہو تو امام کا قرأت کرنا اس مقتدی کا قرأت کرنا ہے

حدیث (۸۷) اسی سنن کبریٰ بیہقی شریف میں ہے: عن جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من کا ن له امام فقرأة الامام له قرأة۔

(السنن الکبریٰ معروف بہ بیہقی شریف مطبوعہ دائرۃ المعارف عثمانیہ حیدر آباد ص ۱۵۹ ج ۲ باب مذکور)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کے لئے امام ہو تو امام کا قرأت کرنا اسی کا قرأت کرنا ہے۔

حدیث (۸۸) اسی سنن کبریٰ بیہقی شریف میں ہے: عن جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنه قال : من صلیٰ رکعة لم یقرأ فیها بام القرآن فلم یصل الا وراء الامام۔

(السنن الکبریٰ معروف بہ بیہقی شریف مطبوعہ دائرۃ المعارف عثمانیہ حیدر آباد ص ۱۵۹ ج ۲ باب مذکور)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا: جس شخص نے ایک رکعت پڑھی اور اس میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھی تو اس نے نماز ہی نہ پڑھی مگر جب امام کے پیچھے ہو۔

حدیث (۸۹) اسی سنن کبریٰ بیہقی شریف میں ہے: عن ابی وائل رضی الله تعالیٰ عنه قال :ان رجلا سأل ابن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه عن القرأة خلف الامام فقال :انصت للقرآن فان فی الصلوة شغلا و سیکفیك ذاك الامام۔

(السنن الکبریٰ معروف بہ بیہقی شریف مطبوعہ دائرۃ المعارف عثمانیہ حیدر آباد ص ۱۵۹ ج ۲ باب مذکور)

ایک شخص نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے قرأت خلف الامام کا مسئلہ دریافت کیا تو فرمایا: قرآن کے لئے خاموش رہو، بیشک یہ نماز میں ایک شغل ہے اور تجھے یہ امام کافی ہے۔

حدیث (۹۰) اسی سنن کبریٰ بیہقی شریف میں ہے: عن نافع عن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنه انه کان یقول :من صلی وراء الامام کفاه قرأة الامام۔

(السنن الکبریٰ معروف بہ بیہقی شریف مطبوعہ دائرۃ المعارف عثمانیہ حیدر آباد ص ۱۵۹ ج ۲ باب مذکور)

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے : جس نے امام کے پیچھے نماز پڑھی اس کے لئے امام کی قرأت کافی ہے۔

حدیث (۹۱) اسی سنن کبریٰ بیہقی شریف میں ہے :عن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنه قال : کان رسول الله ﷺ یصلی بالناس ورجل یقرأ خلفه فلما فرغ قال :من ذا الذی یخالجنی سورتی فنهی عن القرأة خلف الامام۔

(السنن الکبریٰ معروف بہ بیہقی شریف مطبوعہ دائرۃ المعارف عثمانیہ حیدر آباد ص ۱۵۹ ج ۲ باب مذکور)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھا رہے تھے کہ ایک شخص نے آپ کے پیچھے قرأت کی، جب حضور ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھ سے کسی نے میری سورت میں منازعت کی تو امام کے پیچھے قرأت سے منع فرمایا۔

حدیث (۹۲) اسی سنن کبریٰ بیہقی شریف میں ہے: عن عمران بن حصين رضى الله تعالىٰ عنه قال: ان النبى ﷺ صلى يوما الظهر فجاء رجل فقرأ خلفه سبح اسم ربك الاعلى فلما فرغ قال: ايكم القارى؟ قال: انا، قال: قد ظننت ان بعضكم خالجنيها ۔

(السنن الکبریٰ معروف بہ بیہقی شریف مطبوعہ دائرۃ المعارف عثمانیہ حیدر آباد ص ۱۵۹ ج ۲ باب مذکور)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ ایک دن ظہر کی نماز پڑھا رہے تھے کہ ایک شخص آئے اور انہوں نے آپ کے پیچھے سبح اسم ربک الاعلیٰ پڑھا، جب حضور فارغ ہوئے تو فرمایا: تم میں سے کون قرأت کر رہا تھا؟ ایک شخص نے کہا: میں، فرمایا: میں نے جانا کہ تم میں سے بعض نے میرے ساتھ قرأت میں منازعت کی۔

حدیث (۹۳) اسی سنن کبریٰ بیہقی شریف میں ہے: عن ابى الدرداء رضى الله تعالىٰ عنه قال: سئل رسول الله ﷺ افى كل صلوة قرأة قال: نعم، فقال رجل من الانصار: وجبت هذه، فقال لى رسول الله ﷺ وكنت اقرب القوم اليه، ما ارى الامام اذا ام القوم الا قد كفاهم ۔ (السنن الکبریٰ معروف بہ بیہقی شریف مطبوعہ دائرۃ المعارف عثمانیہ حیدر آباد ص ۱۵۹ ج ۲ باب مذکور)

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ کیا ہر نماز میں قرأت ہے؟ فرمایا: ہاں، انصار میں سے ایک شخص نے کہا: قرأت واجب ہوگئی، تو رسول کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: کہ میں قوم میں حضور ﷺ سے زیادہ قریب تھا، میں امام کو جانتا ہوں جب وہ قوم کی امامت کرتا ہے تو وہی ان کے لئے کافی ہے۔

حدیث (۹۴) اسی سنن کبریٰ بیہقی شریف میں ہے: عن عطا بن يسار رضى الله تعالىٰ عنه قال: سئل زيد بن ثابت رضى الله تعالىٰ عنه عن القرأة مع الامام فقال: لا اقرأ مع الامام

فی شیٔ۔ (السنن الکبریٰ معروف بہ بیہقی شریف مطبوعہ دائرۃ المعارف عثمانیہ حیدرآباد ص ۱۵۹ ج ۲ باب مذکور)

حضرت عطا بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے امام کے کے ساتھ قرأت کرتے کا مسئلہ دریافت کیا گیا تو فرمایا: میں امام کے ساتھ کچھ نہیں پڑھتا ہوں۔

حدیث (۹۵) اسی سنن کبریٰ بیہقی شریف میں ہے: عن زید بن ثابت رضی الله تعالیٰ عنه قال :من قرأ وراء الامام فلا صلوة ۔

(السنن الکبریٰ معروف بہ بیہقی شریف مطبوعہ دائرۃ المعارف عثمانیہ حیدرآباد ص ۱۵۹ ج ۲ باب مذکور)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: جس شخص نے امام کے پیچھے قرأت کی تو اس کی نماز نہیں۔

کتبہ : المعتصم بذیل سید کل نبی و مرسل، الفقیر الی اللہ عز وجل،
العبد محمد اجمل غفرلہ الاول، ناظم المدرسۃ اجمل العلوم فی بلدۃ سنبھل

